بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۲ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

--• ربوہ یکم اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

--• اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب و ڈاکٹر رشیدہ محسن صاحبہ شمالی آئرلینڈ میں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ دونوں اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض سے بلفاسٹ شمالی آئرلینڈ مقیم ہیں نومولود جس کا نام حارث احمد رکھا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید وزارت حسین شاہ صاحب آف بہار کا پوتا اور حضور علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی (ریٹائرڈ) حال ربوہ کا پڑنواسہ اور مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ڈائریکٹر سنٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح اور خادم دین اور بہت بلند اقبال بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

--• مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کیو رتھلوی آف تاندلیانوالہ حال وارد اسلام آباد مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی صاحبزادی امۃ الوہاب صاحبہ اہلیہ محمد خورشید صاحب ملتان کو مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر نیز خادم دین اور بلند اقبال ہونے کے دعا فرمائیں۔

--• عید الاضحیٰ کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۳ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی نماز

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نماز عید الاضحیٰ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۶۶ء مسجد مبارک میں ہوگی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز کے لئے ۸ بجے صبح کا وقت منظور فرمایا ہے۔ تمام احباب کو وقت کی پابندی کرنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قربانی کی حقیقت

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں حضور علیہ السلام نے قربانی کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ حضور علیہ السلام "خطبہ الہامیہ" میں فرماتے ہیں:۔

"وَمَنْ ضَحّٰى مَعَ عِلْمِ حَقِيْقَةِ ضَحِيَّتِهٖ وَصِدْقِ طَوِيَّتِهٖ وَخُلُوْصِ نِيَّتِهٖ فَقَدْ ضَحّٰى بِنَفْسِهٖ وَمُهْجَتِهٖ وَاَبْنَائِهٖ وَحَفَدَتِهٖ وَلَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ كَاَجْرِ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ رَبِّهِ الْكَرِيْمِ۔ وَاِلَيْهِ اَشَارَ سَيِّدُنَا الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلُنَا الْمُجْتَبٰى وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَالَ وَهُوَ بَعْدَ اللّٰهِ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ۔ اِنَّ الضَّحَايَا هِيَ الْمَطَايَا تُوْصِلُ اِلٰى رَبِّ الْبَرَايَا وَتَمْحُو الْخَطَايَا وَتَدْفَعُ الْبَلَايَا هٰذَا مَا بَلَغَنَا مِنْ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَالْبَرَكَاتُ السَّنِيَّةُ۔" (خطبہ الہامیہ ص ۲۲)

ترجمہ:۔ اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل سے اور خلوص نیت سے ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی۔ اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم ہیں اشارہ کیا اور فرمایا۔ اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ سچا ہے۔ یقیناً قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالےٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خدا تعالےٰ کا سلام اور اعلیٰ ترین برکات ہوں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عید الاضحیٰ اور قربانی کی حقیقت کو سمجھنے اور حضور علیہ السلام کے ان ارشادات عالیہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مسعود احمد صاحب پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۶۶ء

مُسلمان ایک امت پھر کس طرح بن سکتے ہیں

ایک دینی ہفت روزہ نے مولوی محمد یوسف صاحب جو ایک تبلیغی جماعت کے سربراہ تھے ۔ اور جو اب وفات پا چکے ہیں کی ایک تقریر الفرقان لکھنؤ سے نقل کی ہے ۔ اس کا عنوان ہے "مسلمانوں کو امت بننے کی دعوت" تقریر کے آغاز کا حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"یہ امت بڑی مشقت سے بنی ہے ۔ اس کو امت بنانے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضنے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں ۔ اور ان کے دشمنوں یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ اس کی کوششیں کی ہیں ۔ کہ مسلمان ایک امت نہ رہیں بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوں ۔ اب مسلمان اپنا امت پنا (یعنی امت ہونے کی صفت) کھو چکے ہیں ۔ جب تک یہ امت بنے ہوئے تھے چند لاکھ دنیا پر بھاری تھے ۔ ایک پکا مکان نہیں تھا ۔ مسجد تک پکی نہیں تھی ۔ مسجد میں چراغ تک نہیں جلتا تھا ۔ مسجد نبوی میں ہجرت کے نویں سال چراغ جلا ہے ۔ سب سے پہلا چراغ جلانے والے تمیم داریؓ ہیں ۔ وہ ۹ھ میں اسلام لائے ہیں ۔ اور ۹ھ تک قریب قریب سارا عرب اسلام میں داخل ہو چکا تھا ۔ مختلف قومیں، مختلف زبانیں، مختلف قبیلے ایک امت بن چکے تھے ۔ تو جب یہ سب کچھ ہو گیا ۔ اس وقت مسجد نبوی میں چراغ جلا ۔ لیکن حضورؐ جو نورِ ہدایت لے کر تشریف لائے تھے وہ پورے عرب میں بلکہ اس سے باہر بھی پھیل چکا تھا ۔ اور امت بن چکی تھی ۔ پھر یہ امت دنیا میں اٹھی جدھر کو نکلی ملک کے ملک پیروں میں گرے ۔ یہ امت کس طرح بنی تھی کہ ان کا کوئی آدمی اپنے خاندان، اپنی برادری، اپنی پارٹی، اپنی قوم، اپنے وطن، اپنی زبان کا حامی نہ تھا ۔ مال و جائداد اور بیوی بچوں کی طرف دیکھنے والا بھی نہ تھا ۔ بلکہ ہر آدمی صرف یہ دیکھتا تھا کہ اللہ و رسول کیا فرماتے ہیں ۔ امت جب ہی بنتی ہے جب اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلہ میں سارے رشتے اور سارے تعلقات کٹ جائیں ۔ جب مسلمان ایک امت تھے تو ایک مسلمان کے کہیں قتل ہو جانے سے ساری امت ہل جاتی تھی ۔ اب ہزاروں لاکھوں کے گلے کٹتے ہیں اور کانوں پر جوں نہیں رینگتی ۔"

(المنبر لائل پور یکم ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ)

خود عنوان سے ہی پتہ چلتا تھا کہ اس وقت مقرر کے نزدیک بھی مسلمان ایک امت نہیں ہیں ۔ تاہم اس اقتباس سے اچھی طرح واضح ہو گیا ہے کہ مقرر کے نزدیک آج مسلمان امتیت کی صفت جس کو مقرر "امت پن" کہتے ہیں بالکل کھو چکے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ وہ فوائد جو ایک متحدہ امت کے ساتھ وابستہ ہیں ان سے بھی ہاتھ دھو چکے ہیں ۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ ہر صاحب دل مسلمان اس کو جانتا ہے ۔ اور اس حالت پر افسوس کناں ہے ۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں کہ مسلمانوں کی ایسی حالت دیکھ کر اصلاح کے لئے اٹھے ہیں ۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو ایک امت بنانے کی کوشش بھی کی ہے ۔ چنانچہ اس تقریر کے مالک بھی یہی احساس رکھ کر چاہتے تھے کہ مسلمان پھر ایک امت بن جائیں ۔ انہوں نے زبانی ہی ایسا نہیں کیا بلکہ اس امر کی داد نہ دینا بے انصافی ہوگی کہ انہوں نے عملی اقدام بھی کئے ۔

آج اخبارات خاصکر دینی اخبارات میں مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کا بڑا چرچا رہتا ہے ۔ چنانچہ کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لیجئے ۔ اس میں مسلمانوں کے افتراق کا رونا ضرور ہوگا اور اتحاد کی دعوت بھی اکثر اخبارات اور اہل علم حضرات دیتے رہتے ہیں ۔ اسی مضمون میں صاحب تقریر آگے چل کر یہ بھی بتاتے ہیں کہ محض دین کی پابندی "امت پن" پیدا نہیں کر سکتی ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"امت ہونے کے لئے اور مسلمانوں کے ساتھ خدائی مدد ہونے کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے ۔ کہ مسلمانوں میں نماز ہو ذکر ہو ۔ مدرسہ ہو مدرسہ کی تعلیم ہو ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل ابن ملجم ایسا نمازی اور ایسا ذاکر تھا کہ جب اس کو قتل کرتے وقت غصہ میں بھرے لوگوں نے اس کی زبان کاٹنی چاہی تو اس نے کہا ۔ سب کچھ کر لو ۔ لیکن میری زبان مت کاٹو ۔ کہ زندگی کے آخری سانس تک میں اس سے اللہ کا ذکر کرتا رہوں ۔ اس کے باوجود حضورؐ نے فرمایا ہے کہ علیؓ کا قاتل میری امت کا سب سے زیادہ شقی اور بدبخت ترین آدمی ہوگا ۔ اور مدرسہ کی تعلیم تو ابو الفضل اور فیضی نے بھی حاصل کی تھی اور ایسی حاصل کی تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر بے نقط لکھ دی ۔ حالانکہ انہوں نے ہی اکبر کو گمراہ کر کے دین کو برباد کیا تھا ۔ تو جو باتیں ابن ملجم اور ابو الفضل فیضی میں تھیں ۔ وہ امت بننے کے لئے اور خدا کی غیبی نصرت کے لئے کیسے کافی ہو سکتی ہیں ۔

حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کے ساتھی دینداری کے لحاظ سے بہترین مجموعہ تھے ۔ جب وہ سرحدی علاقہ میں پہنچے ۔ اور وہاں کے لوگوں نے ان کو اپنا بڑا بنا لیا ۔ تو شیطان نے وہاں کے کچھ مسلمانوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ یہ دوسرے علاقہ کے لوگ ۔ ان کی بات یہاں کیوں چلے ۔ انہوں نے ان کے خلاف بغاوت کرائی ۔ ان کے کتنے ہی ساتھی شہید کر دیئے گئے ۔ اور اس طرح خود مسلمانوں نے علاقائی بنیاد پر امت پنے کو توڑ دیا ۔ اللہ نے اس کی سزا میں انگریزوں کو مسلط کیا ۔ یہ خدا کا عذاب تھا ۔"

(المنبر لائل پور یکم ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ)

جب یہ حالت ہے تو اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ایک امت بنانے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے کسی غیر معمولی بات کی ضرورت ہے ۔ اس کی ایک مثال حالیہ پاک ہند جنگ ہے ۔ پاک ہند جنگ نے پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے غیر معمولی حالات پیدا کر دیئے تھے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کے سپاہی کیا اور شہری کیا سب کے سب یکجان ہو کر اٹھے اور حملہ آور پر ٹوٹ پڑے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ آور کا منہ پھیر کر رکھ دیا ۔ مگر جونہی جنگ ختم ہوئی مسلمانوں میں پھر وہی انتشار رونما ہو گیا ہے ۔ پھر حزب اختلاف کھڑی ہو گئی ہے ۔ حالانکہ دوران جنگ میں کوئی حزب اختلاف موجود ہی نہیں رہی تھی ۔ سب مسلمان بن گئے تھے ۔

ظاہر ہے کہ پاک و ہند جنگ کا جوش جس نے مسلمانوں کو متحد کر دیا تھا وقتی تھا تاہم اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں متحد ہو کر ایک محاذ پر جمع ہو جانے کی ابھی صلاحیت باقی ہے ۔ بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگی کہ اسلام کا نام اب بھی وقتی طور پر ہی مسلمانوں کو یکجان کر سکتا ہے ۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا بعید نہیں ہے کہ اگر اسلام کا پائیدار نشہ چڑھ جائے تو مسلمانوں میں پائیدار اتحاد بھی پیدا ہو سکتا ہے ۔ اس طرح کا جس طرح کا اتحاد عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ میں ہوا تھا ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیکچر "احمدیت کا پیغام" میں اس مسئلہ پر بھی بحث فرمائی ہے ۔ آپ نے بتایا ہے کہ ایک جماعت یا امت بننے کے کیا معنی ہیں ۔ پھر آپ نے اس کا جواب عقلی نقطہ نگاہ سے بھی دیا ہے ۔ ذیل میں ہم روحانی نقطۂ نگاہ کے متعلق اس تقریر کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں ۔ جس سے واضح ہو جائیگا کہ پہلے مسلمان کس طرح ایک امت بنے تھے ۔ اور اب وہ کس طرح پھر ایک امت بن سکتے ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اس سوال کا روحانی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے ۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تا کہ اس کے کھوتے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے ۔ بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالےٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ۔ ...... پس ضروری تھا کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا وہ کوئی ہوتا مگر آنا ضرور تھا ۔"

(پیغام احمدیت صفحہ ۳۱، ۳۳)

فضائلُ القرآن

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور قرآنِ حکیم

مُستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

حضرت زکریا کے بیٹے کا نام کیا تھا؟ قرآن حکیم میں ہے

یٰزکریا انا نبشرک
بغلٰم اسمہٗ یحییٰ
لم نجعل لہٗ من قبل
سمیا (مریم ۸)

اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا۔

انجیل میں ہے :۔

فرشتہ نے اس سے کہا کہ اے
زکریاہ! خوف نہ کر کیونکہ تیری
دعا سُن لی گئی اور تیرے لئے
تیری بیوی الیشبع کے بیٹا
ہو گا۔ تُو اس کا نام یوحنا رکھنا۔

(لوقا $\frac{1}{13-14}$)

یوحنا کی پیدائش پر جب ماں نے یہ نام رکھا تو رشتہ داروں نے کہا

تیرے کنبے میں کسی کا یہ نام نہیں

(لوقا $\frac{1}{62}$)

سیل نے اپنے ترجمہ قرآن میں اعتراض کیا ہے کہ یوحنا کو قرآن میں یحییٰ کہا گیا لیکن انجیل کے اس فقرہ سے کہ "تیرے کنبہ میں کسی کا یہ نام نہیں"! اشتباہ ہوُا اور لکھ دیا گیا کہ "ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا۔" حالانکہ یوحنا نام بنی اسرائیل میں عام تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ مشہور اسماء میں نقاط و حرکات نہیں لگائی جاتی تھیں اس لئے یحنّا کو یحیا لکھا جاتا تھا۔ عربوں نے اس کو یحیا پڑھ لیا۔

(۱)

پہلے سوال کا ایک جواب تو خود سیل نے ہی نقل کیا ہے کہ سمیّا کے معنی اس جگہ "اسم بامسمّیٰ" کے ہیں۔ یعنی ان صفات والا بچہ منفرد اور بیمثال ہو گا۔

ایک جواب یہ بھی ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کو بے مثال کہا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس سے قبل کسی کا نام یحییٰ یا یوحنا نہیں رکھا تھا۔ بندے جو نام چاہیں رکھیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسمٰعیل نام رکھا اصناف رکھا۔ کیا کبھی یوحنا یا یحییٰ نام بھی خدا تعالےٰ نے کسی کا رکھا ہے۔ اگر نہیں تو اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔

(۲)

آج ہم ایک اَور نکتہ نظر سے اس امر پر غور کریں گے۔ قرونِ اولیٰ کے صحائف اور آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریاہ علیہ السلام کے فرزند کو یحییٰ اور یوحنا دونوں ناموں سے پکارا گیا۔ یحییٰ نام اللہ تعالےٰ نے رکھا تھا۔ یہ عربی نام ہے۔ جس کے معنی زندہ رہنے والے کے ہیں۔ یوحنا نام والدین نے رکھا۔ یہ عبرانی نام ہے اس کے معنی "ترحّمِ خدا" کے ہیں۔ آپ کا عربی نام حقیقتاً ایسا ہی ہے کہ اس سے پہلے نہ اللہ تعالےٰ نے رکھا اور نہ بندوں نے کسی کا رکھا۔ سلسلہ انبیاء میں دو ناموں کی بعض اور مثالیں بھی ملتی ہیں۔ ادریس عربی نام ہے۔ کتباتِ بابل میں یہ نام آیا ہے۔ حنوک عبرانی نام ہے جو کہ تورات میں آیا۔

یسوع نام کی عبرانی صورت یشوعا ہے۔ ایسوعا (یا عیسیٰ) آرامی صورت ہے آرامی حضرت مسیح ناصریؑ کی مادری زبان تھی حضرت مریم کو ان کی زبان میں بشارت دی گئی۔ اس لئے نام ایسوعا (یا عیسیٰ) بتایا گیا۔ قرنِ اوّل کے عبرانی عیسائیوں کی زبان بھی آرامی تھی۔ جسے تاریخ میں سُریانی کہا گیا۔ سریانی میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام عِسیٰ یا عِسو تھا۔ جنوبی ہند کی کلیسیائے توما میں یہی نام مشہور تھا۔ محمدؐ والدین کا رکھا ہوُا نام ہے اور "احمدؐ" اللہ تعالےٰ نے رکھا صلے اللہ علیہ وسلم۔

(۳)

تاریخ قدیم ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ زکریاہ کے بیٹے کے بھی دو نام تھے۔ ایک عربی نام اور ایک عبرانی نام۔ حضرت یحییٰ نے بیابان یہوداہ میں صحرائی زندگی بسر کی۔ اس صحرا میں عرب کے بدّو بھی تھے۔ شرق اُردن کا یہ علاقہ عرب نسل سے معمور تھا۔ عربوں میں آپ یحییٰ نام سے مشہور ہوئے اور یہود و نصاریٰ میں یوحنا نام سے۔ اخرِ شام کے ایک کتبہ میں آپ کو یحییٰ کہا گیا۔ "نصارائے یوحنا" کے صحائفِ قدیمہ میں "یحییٰ یوحنا" کے نام سے آپ پکارے گئے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ زکریاہ کے بیٹے نے بالکل بدوی زندگی اختیار کی۔ وہ عرب کے بدؤں اور اسرائیل میں آنے والے عظیم الشان (عربی) پیغمبر کی منادی کرتے تھے۔

یوحنا اونٹ کے بالوں کا لباس
پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی
کمر سے باندھے رہتا اور
ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا
اور یہ منادی کرتا تھا کہ میرے
بعد وہ شخص آنے والا ہے جو
مجھ سے زور آور ہے۔ مَیں
اس لائق نہیں کہ جُھک کر اسکی
جوتیوں کا تسمہ کھولوں۔
مَیں نے تم کو پانی سے بپتسمہ
دیا مگر وہ تم کو روح القدس
سے بپتسمہ دے گا۔

(مرقس $\frac{1}{6 \text{ تا } 8}$)

چونکہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے کے لئے زکریاہ کے بیٹے کو عرب علاقہ میں مامور کیا جانے والا تھا۔ اس لئے عرش پر اس کا نام عربی میں رکھا گیا۔ پھر چونکہ اس راہ میں اس پیغمبر نے شہادت کا تاج پہن کر زندۂ جاوید ہو جانا تھا۔ اس لئے نام یحییٰ ہوُا۔ حیات (جاوید) پانے والا۔ پھر آپ خدائے حنّان کے فضل و کرم کا پیکر تھے۔ اس لئے والدین نے نام "یہوحنن" یعنی یوحنا رکھ دیا۔

(۴)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودی تین فرقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ فریسی، صدوقی اور ایسینی۔ فرقہ ایسینیہ کا مرکز بیابان یہوداہ کے اسی علاقہ میں تھا۔ جس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی۔ جس جگہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بپتسمہ دیتے تھے وہ جگہ ایسینی مرکز کے قریب ہی ہے۔ ایسینی صلحاء نے حضرت یحییٰ کو قبول کر لیا تھا۔ اور ان کے توسّط سے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دامن سے بھی وابستہ ہو گئے۔ اس علاقہ کے غاروں سے ایسینی فرقہ کی مکمل لائبریری کا انکشاف ہوُا ہے۔ وادی قمران کے غاروں سے جو صحائف قدیمہ برآمد ہوئے ہیں وہ اسی فرقہ کے ہیں۔ پہلی غار سے نکلنے والے ایک صحیفہ میں جس کا نام "دستور العمل" ہے بیابان یہوداہ میں ایک معلم تورات اور جویائے حق کا ذکر ہے جس کی جماعت صحرا میں خدا تعالےٰ کے لئے ایک شاہراہ استوار کر رہی تھی۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اس بزرگ سے مراد حضرت یوحنا ہی ہیں۔[1]

رومن حملہ میں ایسینی جماعت منتشر ہو کر صحرائے عرب میں چلی گئی۔ حییم رابن نے لکھا ہے کہ وہ صحراء عرب میں اس لئے گئے کہ ان کا مشن ہی یہ تھا کہ صحراء میں خدا تعالےٰ کی راہیں تیار ہوں گی۔ نبی موعود عرب کے بیابان میں برپا ہو گا۔[2] ان کے آقا کی بھی یہی وصیت تھی کہ صحراء عرب میں منادی کرو کہ نبی موعود آنے والا ہے تا آنکہ وہ برپا ہو جائے۔ اس مقدس مشن پر یہ لوگ حجاز میں داخل ہوئے۔

(۵)

عرب میں ایسینی جماعت "نصاریٰ یحییٰ" یا صابی کے نام سے موسوم ہوئی۔ صابی کے معنے بپتسمہ پانے والے کے ہیں۔ عراق میں خلیج فارس کے شمال میں اس فرقہ کا بقیہ آج بھی موجود ہے۔ وہ مندّیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ زکریا کے بیٹے کا نام "یحییٰ یوحنا" تھا۔ جماعت کا نام "نصاریٰ یحییٰ" یا صابی ہے ایک صحیفہ کا نام "سدرۃ والیحییٰ" ہے۔ وہ "یحییٰ یوحنا" کے نام پر بپتسمہ لیتے تھے۔

صحائف مندّیہ کے متعلق بعض علماء یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حضرت یوحنا کے اُن پیروکاروں کے ہیں۔ جو عرب میں آبسے بعض علماء اس خیال کے ہیں کہ یہ صحیفے اسلامی دَور کے ہیں۔ اس اختلاف کا فیصلہ صحائف قمران نے کر دیا۔ صحائف مندّیہ اور صحائف قمران میں بعض جگہ گہری مشابہت ہے جس کے باعث اس نظریہ کو تقویت ملتی ہے کہ نصاریٰ یوحنا کے یہ صحیفے ہیں۔ ہاں اسلامی دَور میں بھی بعض باتیں ان میں داخل کی گئیں۔

نصاریٰ یوحنا پر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا

1- The Riddle of The Scrolls by Del Medico p. 225

2- Qumran Studies by Chaim Rabin

انسائیکلوپیڈیا ریلیجس اینڈ ایتھکس اور آکسفورڈ ڈکشنری آف کرسچین چرچ میں مقالات قابلِ دید ہیں۔ ان میں یہ لکھا ہے کہ نصاریٰ یحییٰ قرونِ اولیٰ کے یہودی مسیحیوں کے باقیات میں سے ہیں۔ شروع میں یردن کے مشرق میں ان کی رہائش تھی یوحنا کے شاگردوں کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

اعمال الرسل میں یوحنا کے پیروکاروں کا ذکر ہے جو کہ عیسائیت کی آغوش میں آچکے ہیں (اعمال $\frac{19}{2}$) چوتھی صدی تک یہودیوں میں سے عیسائی ہونیوالوں کا نام "نصاریٰ" تھا۔ اسی نسبت سے ان کو "نصاریٰ یحییٰ" کہا گیا۔ یہ لوگ اس رُومی مسیح کا انکار کرتے تھے جنہے ان کی دانست میں خدائی کا دعوٰے کیا اور جسے عیسائی پوجتے ہیں۔ سچے مسیح کا نام صحائف مندیہ میں "مقدس انُوش" ہے جو کہ محض ایک پیغمبر تھا۔ اس نے خدا تعالیٰ کے اذن سے معجزات دکھائے پیلاطوس کے عہد میں وہ مبعوث ہوا یہ لوگ صابی بھی کہلاتے تھے۔ صابی کے معنے بپتسمہ پانے والے کے ہیں۔

صحائف مندیہ میں یحییٰ اور یوحنا دونو ناموں کا ملنا صاف بتا رہا ہے کہ زکریاؑ کے بیٹے کے دو نام تھے ایک عربی نام تھا اور ایک عبرانی نام۔ یحییٰ نام دیکھ کر علماء کچھ گھبرا گئے۔ انہوں نے اس نام کو اسلامی اثر کا نتیجہ بتایا۔ یہ انکی زیادتی ہے اور قرآنی صداقت نہ ماننے کا ایک بہانہ۔ نصاریٰ یحییٰ کے یہ صحائف ابتدائی مواد کے لحاظ سے قرونِ اولیٰ کے ہیں۔ یہ فرقہ عبرانی نسل کے ان عیسائیوں کی شاخ ہے جو کہ شروع میں حضرت یحییٰ کے شاگرد تھے۔ پھر حضرت مسیح کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ اپنے مرکز سے بچھڑ کر اپنی تاریخ بہت کچھ بھول گئے لیکن انہوں نے خوب یاد رکھا کہ ان کے آقا کا نام یحییٰ بھی ہے اور یوحنا بھی۔ وہ یحییٰ یوحنا کے نام پر بپتسمہ لیتے تھے۔ پھر اس امر کا کیا جواب ہے کہ اسلام سے پہلے بھی یحییٰ نام زبان زد خلائق تھا۔

(۶)

اسلامی دَور سے نصف صدی پیشتر ارض شام میں یحییٰ نام مشہور تھا۔ عربی زبان اور رسم الخط میں ایک کتبہ حران میں دستیاب ہوا جسکی تاریخ ۴۶۳ بصروی مطابق ۵۶۸ء ہے اسلام سے پچاس سال پہلے کا ہے۔ اس کتبہ میں ایک مشہد کا ذکر ہے جو "حضرت یحییٰ بپتسمہ دینے والے" کی یادگار میں عرب کے ایک سردار نے جس کا نام شراحیل تھا بنوایا تھا۔

یہ کتبہ واڈنگٹن کے مرتبہ کتبات میں موجود ہے[1]۔ حران دمشق کے جنوب میں ہے۔ خود ارض شام میں یحییٰ نام کا ملنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت زکریاہ کے بیٹے کا یہ نام تھا کتابت کی کسی غلطی کی وجہ سے یہ نام مشہور نہیں ہوا بلکہ حقیقی نام ہے۔ یہ کتبہ قرآنی صداقت کا درخشندہ ثبوت ہے +

جماعتِ احمدیہ کی سینتالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد کی سفارشات پر غور اور اہم فیصلے

ربوہ ۲۶ مارچ۔ آج سوا تین بجے بعد دوپہر مجلس شوریٰ کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجتماعی دعا کرائی حضور کے ارشاد پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کی سعادت حاصل کی۔ اجلاس کے دوران وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ نہایت قیمتی اور زریں ہدایات سے مستفید فرماتے رہے۔

سب کمیٹی اصلاح و ارشاد کی رپورٹ

اجتماعی دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی اصلاح و ارشاد کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پیش فرمائی جس کے بعد اس کمیٹی کی سفارشات پر غور شروع ہوا اور نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

پہلے ایجنڈے کی تجویز ۵ پیش ہوئی جس کے الفاظ یہ تھے کہ:۔

"فقہ احمدیہ کے نام سے سلسلہ کی طرف سے کتاب شائع ہو جو تمام قسم کے مسائل پر مشتمل ہو تا کہ کسی مسئلہ کے متعلق اسکی صحیح فقہی حیثیت آسانی سے معلوم ہو سکے۔"

سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ ضروری فقہی مسائل پر مشتمل ایک کتاب جماعت کی طرف سے جلد از جلد شائع کی جائے دار الافتاء علمائے سلسلہ کی ایک کمیٹی کے مشورہ سے کتاب مرتب کرے۔

اس سلسلے میں مکرم عبد اللطیف صاحب ملتان مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی۔ سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جس کے بعد رائے شماری ہوئی اور نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں رائے دی۔ حضور ایدہ اللہ نے بھی اسے منظور فرمایا۔

مساجد کی تعمیر

پھر ایجنڈے کی تجویز ۶ پر غور کیا گیا اس تجویز میں یہ کہا گیا تھا کہ بعض مقامات پر اور خصوصاً بعض شہری جماعتیں مساجد تعمیر کرنے کے پورے تعمیری اخراجات کی خود متحمل نہیں ہو سکتیں لہٰذا بجٹ میں ہر سال کم از کم ۲۵ ہزار روپے کی رقم تعمیر مساجد کے لئے مخصوص کی جائے جس سے مرکز اپنی پسند کے مطابق مستحق جماعتوں کو امداد دے۔

سب کمیٹی کی سفارش اس تجویز کے متعلق یہ تھی کہ

بجٹ میں کسی معین رقم کے رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہر جماعت حسب وسائل اپنے اپنے ہاں مسجد بنانے کی کوشش کرے اور مرکز سابقہ طریق اس بارہ میں جاری رکھے کیونکہ وہی طریق تسلی بخش ہے۔

حضور اقدس نے اس سلسلے میں فرمایا یہ تو صحیح ہے کہ ہر جماعت میں مسجد ضرور ہونی چاہیئے لیکن اسلام نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اپنی استطاعت سے زیادہ اخراجات برداشت کر کے مسجد بناؤ۔ ایک معمولی تھڑا بھی بوقتِ ضرورت مسجد کا کام دے سکتا ہے۔ کچی مسجد تو سنّتِ نبوی کے عین مطابق ہے۔ پس جماعتوں کو اپنی ضرورت اپنے حالات اور اپنی استطاعت کے مطابق مساجد بنوانی چاہئیں۔

اس تجویز کے سلسلے میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ نے یہ ترمیم پیش کی کہ ہر احمدی جماعت کے لئے یہ ضروری قرار دیا جائے کہ وہ ایک سال کے اندر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور مسجد تعمیر کرائے اس پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے فرمایا کہ اس ترمیم پر عمل درآمد کرانے کیلئے مرکز میں کسی کو ذمہ دار قرار دیا جانا بھی ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے اس سلسلہ میں تقاریر فرمائیں مکرم ضیاء الحق خانصاحب۔ مکرم احمد دین صاحب۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب۔ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔

بالآخر رائے شماری ہوئی اور کثرت رائے سب کمیٹی کی مندرجہ بالا سفارش کو مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کی ترمیم کے ساتھ منظور کرنے کے حق میں تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے منظور فرمایا اور اس تجویز پر عمل درآمد کرانے کی ذمہ داری حضور نے مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے سپرد فرمائی۔

شعبہ رشتہ ناطہ

اسکے بعد تجویز ۷ پیش ہوئی جس میں شعبہ رشتہ ناطہ کے کام کو مزید بہتر بنانے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس تجویز کے سلسلے میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مکرم صوفی رحیم بخش صاحب مکرم چوہدری عبد المجید صاحب مکرم رحمت علی صاحب مکرم شمس الرحمٰن صاحب اور مکرم عبد اللطیف صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اسکے بعد رائے شماری ہوئی۔ نمائندگان کی کثرت نے شعبہ رشتہ ناطہ کے سابقہ انتظام کو ہی برقرار رکھنے کے حق میں رائے دی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے منظور فرما لیا۔

جلسہ سالانہ کی تاریخیں

پھر تجویز ۸ پیش ہوئی جو کہ یہ تھی کہ "امسال رمضان المبارک ۱۴ دسمبر ۶۶ء کو شروع ہو گا اس لئے جس طرح ۱۹۶۵ء میں بعض انتظامی مشکلات کی بناء پر رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی بجائے ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر مقرر ہوئی تھی اسی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ یا تو ۱۰ دسمبر سے قبل رکھا جائے یا رمضان المبارک کے ختم ہو جانے کے بعد وسط جنوری کی کوئی مناسب تاریخیں معین کی جائیں۔" اس سلسلہ میں جماعت پشاور کی تجویز یہ تھی کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۹-۱۰-۱۱ دسمبر ۶۶ء مقرر کی جائیں۔

اس سلسلہ میں متعدد اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمیندار اور ملازم پیشہ احباب سے بالخصوص مشورہ طلب فرمایا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نمائندگان کرام نے مشورہ دینے میں حصہ لیا۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم عبد اللطیف صاحب ملتان۔ مکرم مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی راولپنڈی۔ مکرم عبد الحق صاحب ورک راولپنڈی۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب۔ مکرم رحمت علی صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم ہارون الرشید صاحب۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ محترم سید داؤد احمد صاحب۔

بالآخر اس امر پر رائے شماری کرائی گئی کہ آیا جلسہ سالانہ اس دفعہ رمضان المبارک سے پہلے منعقد کیا جائے یا رمضان کے بعد کیا جائے۔ ۷۷ نمائندوں نے جلسہ رمضان سے پہلے کرنے کے حق میں رائے دی اور ۳۲۳ نمائندگان نے رمضان کے بعد جلسہ منعقد کرنے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ فرمایا گویا اس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا جلسہ سالانہ رمضان المبارک کے بعد ماہ جنوری ۶۷ء میں منعقد ہو گا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

1- Waddington Inscription III P-558

اس کے بعد تجویز ۹ زیر غور آئی۔ اس میں ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کی جو وبا اس وقت ملک میں بڑھ رہی ہے اس کے اثرات سے جماعت کو محفوظ رکھنے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس پر مکرم غلام احمد صاحب وزیر آباد اور مکرم آدم خان صاحب مردان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضور نے اس سلسلہ میں فرمایا یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر زیادہ غور کرنے یا رائے لینے کی ضرورت ہو ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ ہم ٹیڈی ازم اور ہر قسم کی فیشن پرستی کے خلاف ہیں اور ہماری جماعت کی غالب اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان اثرات سے محفوظ ہے تاہم یہ احساس جماعت میں ہمیشہ بیدار رہنا چاہیئے کہ ہم سادہ زندگی گذارنے والی قوم ہیں اور ہم نے اس قسم کے اثرات کو کبھی اپنے اندر داخل نہیں ہونے دینا

روزنامہ الفضل کے معیار کو بلند کرنے کے لئے تجاویز

اس کے بعد تجویز ۱ پر غور کیا گیا جس میں روزنامہ الفضل کے معیار کو بلند کرنے کے لئے بعض تجاویز بیان کی گئی تھیں۔ اس تجویز پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا مکرم شیخ محمد حنیف صاحب مکرم احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مکرم غلام احمد صاحب مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب مکرم چوہدری عبد المجید صاحب۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب مکرم عبد اللطیف صاحب سنکوہی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مکرم محمد یوسف صاحب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر بالآخر رائے شماری کرائی گئی اور متفقہ طور پر سب کمیٹی کی یہ سفارش منظور کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ الفضل کے معیار کو علمی اور تحقیقی لحاظ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کی جائے نیز الفضل کا ایک ہفتہ وار ایڈیشن بھی نکلنا چاہیئے۔ خواہ اس کے لئے عملہ اور بجٹ بڑھانا پڑے۔ ان امور کی تفصیلات طے کرنے کے لئے اخبار نویسی کا تجربہ رکھنے والے پانچ افراد کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

حضور اقدس نے اس فیصلہ کو منظور فرمایا۔

دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت

آخر میں ایجنڈے کی تجویز ۱۱ پر غور کیا گیا اس تجویز میں یہ کہا گیا تھا کہ ہر دیہاتی جماعت سے ایک شخص کو لے کر نظارت اصلاح و ارشاد یا وقف جدید چھ ماہ یا سال تک اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے تا کہ وہ واپس جا کر اپنی جماعت میں تعلیمی اور تربیتی امور میں راہ نمائی کر سکے۔ سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ اگر جماعتیں موزوں آدمی بھجوائیں اور اس کے اخراجات کا بندوبست کریں تو نظارت اصلاح و ارشاد یا انجمن وقف جدید ان کی تعلیم کا انتظام کرے۔ البتہ اگر کوئی جماعت موزوں آدمی بھجوائے مگر اسکے اخراجات کی متحمل نہ ہو تو اسکے اخراجات مرکز ادا کرے نمائندگان نے متفقہ طور پر اس سفارش کو منظور کر لیا۔ حضور ایدہ اللہ نے بھی اسے منظور فرمایا۔

سوا سات بجے شب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا

یوم مسیح موعود

کیلئے

ضروری ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ "یوم مسیح موعود" یوم جمہوریہ اور مشاورت کے پیش نظر ۲۳ مارچ کی بجائے ۱۰ اپریل بروز اتوار منایا جائے۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے کہ اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کریں اور پروگرام تجویز کئے جاویں۔ اور جلسے کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ستمبر میں ہوگا۔ اس کے لئے "تجلیات الٰہیہ" اور قرآن کریم کے چھٹے سپارے کا ترجمہ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے ابھی سے تمام لجنات تیاری شروع کروا دیں اور کوشش کریں کہ سب ممبرات امتحان میں شریک ہوں (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۶۵ء کے صفحہ ۳ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے نمبر ۲ میں نام غلط چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے۔

محترمہ سادہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ میجر محمد سعید صاحب راولپنڈی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تحریک وصیت

"وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونو کیلئے ہے"

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اُس تمام نظام جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائیگا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ بول وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم سے قوم لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر ہوگا

(ماخوذ از نظام نو)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

آہ رخصت ہوئے وہ بطلِ جلیل

قصۂ غم ہے گو عریض و طویل	پیش کرتا ہوں میں بحرف قلیل
اپنے مت اع حضرتِ محمود	آہ رخصت ہوئے وہ بطلِ جلیل
یہ جہاں ہے گزشتنی لاریب	باقی دائم خدائے بے تمثیل
موسیٰؑ عیسیٰؑ محمدؐ اور احمدؑ	سب نے پائی تھی لیکن عمر قلیل
کر گئے کوچ اس جہاں سے وہ	جن سے ملتی تھی ذاتِ حق کی دلیل
کیا کروں اس کے میں بیان اوصاف	حق کا محبوب تھا حسین و جمیل
پاک تھا صاف اور نیک نژاد	تھا نجیب و شریف اور اصیل
عہد اپنے کا تھا وہ ذوالقرنین	کھینچ دی گرد قلعہ دیں کے فصیل
مسجدیں ہر جگہ ہیں بنوائیں	ذکرِ باری کی خوب ہے یہ سبیل
اور تراجم ہوئے ہیں قرآں کے	علم ہو عام تا کلامِ جلیل
سب جہاں دیکھ کر ہوا حیراں	اسکی تفسیر و جدتِ تخئیل
اس پہ فضل عظیم کر مولا	قرب احمدؑ میں اسکا ہو منزل
ہاں محمدؐ پہ ہوں درود و سلام	ہے شفیع اپنا جو کہ روزِ جزیل

(خاکسار فضل الرحمٰن بسمل ...)

جماعت احمدیہ چک منگلا سرگودھا کا کامیاب سالانہ جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ منگلا ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء تین بجے بعد دوپہر سے شروع ہو کر ۱۱ مارچ جمعہ کے دن پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

پہلا اجلاس تین بجے ۱۰ مارچ زیر صدارت مولانا احمد خان صاحب نسیم انچارج مقامی صلاح و ارشاد شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جو علی الترتیب حافظ غلام محمد صاحب منگلا اور بشیر احمد صاحب قریشی آف عنایت پور نے کی محترم انچارج صاحب مقامی تبلیغ نے افتتاحی اور دعائیہ تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ اپنے فاضلانہ لیکچر سے حاضرین کو محظوظ کیا اور پانچ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس رات کو ½۸ بجے شروع ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور اسکے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے دو گھنٹہ ایک جامع مانع تقریر کی یہ تقریر خدا کے فضل سے بہت کامیاب اور مؤثر تھی اور رات کو گیارہ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس بروز جمعہ صبح ۹ بجے شروع ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اور عزیزم عطاء المجیب صاحب ایم اے اور مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل دیالگڑھی نے تقاریر کیں اور یہ اجلاس ۱۲ بجے ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس:- خطبہ جمعہ جو محترم قاضی صاحب نے پڑھا اور ایک اعلان نکاح کے بعد جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ نے کیا۔ یہ اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ½۲ بجے شروع ہوا مکرم بشیر احمد قادیانی نے تلاوت کی۔ مکرم اعجاز احمد صاحب آف سرگودھا نے نظم پڑھی اور اسکے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی قربانیاں اور حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں پر مفصل روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ اور آپ کے فیضان کی مثالیں واقعات کی روشنی میں پیش کیں۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خدا کے فضل سے کثرت سے ضلع سرگودھا اور جھنگ کی جماعتوں کے احباب تشریف لائے تھے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اور رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت منگلا نے کیا۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ)

خدام الاحمدیہ دار العلوم غربی ربوہ کی ایک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۳ مارچ کو محلہ دار العلوم غربی ربوہ کی مجلس خدام الاحمدیہ نے قمر الانبیاء لائبریری اور نام ڈسپنسری کا اجراء کیا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے افتتاح فرمانے کے بعد حاضرین سے اہم خطاب فرمایا۔

زعیم حلقہ کی رپورٹ کے بعد صدر محترم نے فرمایا کہ آپ کے سامنے ابھی رپورٹ پیش کی گئی ہے آپ لوگوں کے لئے تو یہ رپورٹ نئی نہ ہوگی۔ کیونکہ آپ نے تو کام کیا ہے۔ مگر میرے لئے یہ رپورٹ بالکل نئی ہے۔ میں نے ربوہ کی بہت سی مجالس کی رپورٹیں سنی اور دیکھی ہیں۔ حتیٰ کہ حالیہ سہ ماہی میں اول آنے والی مجلس کی رپورٹ بھی میں نے سنی ہے مگر جیسی یہ رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ ایسی رپورٹ میں نے کسی زعامت کی نہیں سنی۔ اس مجلس نے باوجود چھوٹی ہونے کے جو کام کیا ہے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بعض دفعہ کسی کی تعریف اسے ترقی سے روک دیتی ہے۔ خدا کرے کہ میری اس تعریف سے کبر پیدا نہ ہو۔ بلکہ کام کی رفتار کو تیز کر کے اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا پیدا ہو اس کے بعد صدر محترم نے دعاؤں میں سوز اور علم کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مسلمان کو دو ہتھیار ملے ہیں۔ ایک دعا دوسرا علم۔ دعاؤں کے ساتھ محنت کی بھی ضرورت ہے۔ دعاؤں پر زور دیں اور سوز پیدا کریں اور اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

(محمد اعظم زعیم خدام الاحمدیہ دار العلوم غربی ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاهن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱/۳۰ - مسز فہمیدہ طارق صاحبہ بیگم ڈاکٹر طارق احمد صاحب راولپنڈی ---- ۳۰۰

۳/۲ - محترمہ مسز خالدہ مجیدہ صاحبہ " ---- ۳۰۰

۳/۳ - محترمہ بیگم صاحبہ سید بشیر احمد شاہ صاحب افریقی " ---- ۳۰۰

۳/۴ - محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ بیگم اول ملک منیر احمد صاحب کراچی ---- ۳۰۰

۳/۵ - محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد کبیر الدین صاحب ریلوے ہسپتال ملتان ---- ۵۰۰

۳/۶ - محترمہ امۃ اللہ مقبول صاحبہ اہلیہ محمد ظہیر الدین احمد صاحب شاہدرہ لاہور ---- ۳۰۰

۳/۷ - محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا مع نقد زیور ---- ۳۱۰

۳/۸ - محترمہ رقیہ خاتون صاحبہ بذریعہ مکرم مولوی محمد صاحب امیر صوبائی مشرقی پاکستان ---- ۳۸۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ کی تیرھویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز جون ۱۹۶۶ء کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگی۔ معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے۔ وہ اس کلاس کے لئے ابھی سے خدام کو تیار کریں اور ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔ نمائندہ کے انتخاب کا اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔

ایسے تمام وہ خدام جو میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے امتحان سے فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے چھوٹے بھائی عزیزی شمیم احمد صدیقی ایم اے۔ ایل ایل بی ۱۷ مارچ سے بیمار ہیں ۲۳ مارچ کو انہیں جناح ہسپتال کراچی میں داخل کروایا گیا ہے۔ انہیں درد گردہ کی تکلیف اور پیشاب میں خون آنے کی شکایت ہے۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔

(قاضی نسیم احمد۔ شاہین لین سنٹر ۲۹ جی صدر روڈ پشاور کینٹ)

۲ - خاکسار چند دنوں سے بوجہ اعصابی تکلیف کے بیمار ہے۔ نیز میری لڑکی نصرت جہاں بیگم بیس روز سے بیمار ہے (خاکسار عبد الحق نامر سوڈا کا گلی منٹگمری)

۳ - خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے نیز سیٹھی عبد العزیز صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں (نیاز قطب احمد بٹ)

۴ - میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور میرا بھائی بشارت احمد بھی دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ (محمد افضل قمر ولد غلام نبی قمر گنج مغلپورہ لاہور)

۵ - مجھے شدید بیماری کا حملہ ہوا ہے جس کا ہاتھ اور پاؤں پر خاص اثر ہے۔

(محمد بدر الدین صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ۔ ضلع گجرات)

۶ - خاکسار کی اہلیہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے پانچ چھ دن ہوئے ہیں۔ والدہ صاحبہ اور لڑکا بھی بیمار ہے (شریف احمد رازی۔ دفتر الفضل ربوہ)

۷ - میری صحت خراب رہتی ہے (اکرم حسین کوثر احمد ربوہ)

۸ - میرا بھتیجہ سرور احمد باجوہ پچھلے دنوں بیمار رہا ہے (بشارت احمد باجوہ گکھووالی ضلع لائلپور)

۹ - میرا بچہ اشفاق احمد دل کے بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہے (مشتاق احمد انجینئر حیدرآباد)

۱۰ - احقر کے ایک عزیز مکرمی محمد بشیر صاحب ڈسپنسر آزاد کشمیر کو ایک کتے نے کاٹ کھایا ہے (جمال الدین کوٹلی)

۱۱ - میرا لڑکا عزیزم عبد الباسط نعیم جو ڈھاکہ میں ایم بی بی ایس کر رہا تھا۔ آج کل شدید بیمار ہے لاہور میو ہسپتال داخل کروایا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص تشویشناک ہے (عبد اللطیف لون ہیڈ ڈرافٹسمین ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۸۱۵۰:۔ میں انوار احمد ولد شیخ علی حسن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن لیہ ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان پختہ وخام رقبہ ۵ مرلے وارڈ نمبر ۲ لیہ ضلع مظفرگڑھ میں واقع ہے جس کی موجودہ مالیت ۵ ہزار روپیہ ہے ۶۔ ایکڑ اراضی چاہی موضع کچھ بیٹ وسادا شمالی تحصیل لیہ جس کی مالیت موجودہ تین ہزار روپیہ ہے۔

اس کے علاوہ ۱۵ ایکڑ اراضی نہری چک ۶۲ ٹی ڈی اے تحصیل بھکر میں لٹبرل آبادکاری سکیم گورنمنٹ کی طرف سے الاٹ شدہ ہے۔ حسب شرائط گورنمنٹ اس کی اقساط ادا کرنے کے بعد ملکیت کے حقوق حاصل ہوں گے جس پر عرصہ قریباً دس سال لگے گا۔

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اور اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد مبلغ ۔/۱۱۶ روپے بصورت ملازمت شوگر ملز لیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

نوٹ:۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے ہی نافذ فرمائی جائے کیونکہ گزشتہ دو سال سے میں حصہ آمد ادا کر رہا ہوں۔

العبد: انوار احمد مکان ۲۷ وارڈ ۲ بمقام لیہ۔ ضلع مظفرگڑھ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر

مسل نمبر ۱۸۱۵۱:۔ میں غلام محمد پٹیل ولد یوسف پٹیل قوم بوہرہ پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ۴۷ ۔ F ماری پور نیوی کالونی ڈاک خانہ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۔/۲۶۶ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ غلام محمد پٹیل

گواہ شد:۔ بشیر الدین عباسی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

مسل نمبر ۱۸۱۵۲:۔ میں سکینہ بی بی زوجہ مہر دل قوم پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن اچینی پایاں ڈاک خانہ پشاور یونیورسٹی ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کر دوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا حق مہر بھی خاوند کے ذمہ نہیں ہے اور نہ ہی بصورت زیور میرے پاس کوئی چیز ہے۔

العبد نشان انگوٹھا سکینہ بی بی۔

گواہ شد:۔ محمد جمشید احمدی سکنہ اچینی پایاں۔ تحصیل پشاور

گواہ شد:۔ زبیر شاہ ولد چراغ شاہ

مسل نمبر ۱۸۱۵۳:۔ میں نیک محمد خان ولد خان میر احمد خان قوم افغان پیشہ تجارت عمر ۷۱ سال بیعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ایک مربعہ اراضی چک ۶۲ ۔/۱۴۷/۱۴۸ تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں ہے۔ یہ زمین میرے بیٹے عبدالحمید خان فلائٹ لفٹننٹ انجینیر کی شہادت کے بعد گھر کے افراد کے گزارہ کے لئے ملی ہوئی ہے۔ گھر کے کل افراد گیارہ ہیں اس کے علاوہ شہید مرحوم کی وجہ سے مبلغ ۔/۸۶ روپے ماہوار پنشن بھی کل فیملی کے لئے ملتی ہے۔ مذکورہ زمین سے ابھی تک کوئی آمدنی نہیں ہو رہی کیونکہ مزارع کاشت کرتے ہیں اور میں بوجہ بیماری وکمزوری نگرانی نہیں کر سکتا مجھے ربوے گوشت کی دکان سے بھی ۔/۱۱۰ روپے ماہوار آمدنی ہے۔ میں اپنے حصہ کی اراضی اور اپنے حصہ کی پنشن کے اور گوشت کی دکان کے ۔/۱۱۰ روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔

میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا زمین کی قیمت کی ابھی تعین نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کی اقساط ادا ہونی شروع ہوئی ہیں۔ قیمت تعین اور اس کی ادائیگی کے بعد زمین کی ملکیت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۶۶ء سے قابل عمل ہوگی۔

العبد:۔ نیک محمد خان غزنوی

گواہ شد:۔ بشیر الدین عبید اللہ صدر محلہ دارالصدر جنوبی

گواہ شد:۔ عزیز احمد کارکن بہشتی مقبرہ۔

مسل نمبر ۱۸۱۵۴:۔ میں عبدالحمید ولد چوہدری محمد بوٹا قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سبزی خلہ تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ دکانداری کی آمد پر ہے۔ جس کے ذریعہ مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ کمی بیشی کے رنگ میں جو بھی میری آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبدالحمید کنری

گواہ شد:۔ فضل الدین طاہر جنرل سیکرٹری کنری

گواہ شد:۔ سعید احمد سیکرٹری وصیت جماعت احمدیہ کنری۔

ضروری اعلان

بل الفضل مارچ ۶۶ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ اپریل تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا

(مینیجر)

اپنے دوستوں کو ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار بنائیے سالانہ چندہ صرف چھ روپے
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مشرقی و مغربی پاکستان میں مضبوط رابطہ کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تجویز

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

پاکستان کے خیر خواہ احباب اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جو زمینی بُعد اور دوری موجود ہے اسے قلبی اور ذہنی روابط کے ذریعہ کم کیا جائے اسلام کا مضبوط رابطہ تو موجود ہی ہے اس کے علاوہ دوسرے ذرائع بھی اختیار کرنے لازمی ہیں۔

گزشتہ دنوں ۲۳ر فروری ۶۶ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں ایک نہایت مفید تجویز بیان فرمائی ہے۔ یہ بیان روزنامہ الفضل ربوہ کی اشاعت ۳ر مارچ میں شائع ہوا۔ مقام مسرت ہے کہ اسی طرز پر محدود رنگ میں روزنامہ نوائے وقت نے بھی اس کی تحریک کی ہے۔ یہ ایک ضروری اور مفید تجویز ہے۔ مغربی پاکستان کے طلبہ کو مشرقی پاکستان کے طلبہ سے قلمی دوستی کے وسیع منصوبہ پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ اس کے بہت بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر کا اقتباس درج ذیل ہے حضور نے فرمایا:-

"دونوں صوبوں (مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان) کے رہنے والوں کے باہمی تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ ایک ملک کے رہنے والے دوسرے ملکوں کے رہنے والوں کو پن فرینڈز (PEN FRIENDS) یعنی قلمی دوست بناتے ہیں۔ ان کو ایک دوسرے سے جان پہچان بھی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی آپس میں خط و کتابت ہوتی رہتی ہے میرے خیال میں ربوہ میں بھی درجنوں ایسے نوجوان ہوں گے جنہوں نے غیر ملکوں میں پن فرینڈز (PEN FRIENDS) یعنی قلمی دوست بنائے ہوئے ہوں گے اور پھر وہ ان سے خط و کتابت بھی کرتے ہوں گے ہمارے تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے لڑکوں اور اسی طرح نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت کی لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ مشرقی پاکستان میں پن فرینڈز بنائیں۔ لڑکے لڑکوں کو پن فرینڈز بنائیں اور لڑکیاں لڑکیوں کو پن فرینڈز بنائیں۔ اور اس طرح مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلباء سے دوستانہ تعلق قائم کریں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو یہ کئی لحاظ سے مفید ہو سکتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

جناب مدیر صاحب نوائے وقت اپنے شذرہ میں لکھ فرماتے ہیں:-

"مغربی پاکستان کے جن لوگوں کے مشرقی پاکستان میں ذاتی دوست اور احباب ہیں اگر وہ انہیں عید کارڈ وغیرہ بھیجیں تو روحانی سفر میں بُعدِ منزل نہ ہونے کا احساس بڑی تقویت اختیار کر سکتا ہے اس طرح کے اقدامات اگر معمول بن جائیں تو مشرقی و مغربی کے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کے درمیان جو بے لوث ذاتی روابط استوار ہوں گے وہ بین صوبائی خیر سگالی اور قومی یکجہتی کی ایسی خوش دلانہ بنیاد رکھ دیں گے کہ غرض مند سیاستدان اور مفاد پرست عناصر بھی اسے ہرگز ضعف نہیں پہنچا سکیں گے۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۲۹ر مارچ ۱۹۶۶ء)

چاہیئے کہ حکومت بھی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں سہولتیں مہیا فرمائے۔

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ر مارچ سے ۲۲ر مارچ تک کل وعدہ جات ایک ہزار ایک سو انچاس روپے کے موصول ہوئے ہیں اور کل وصولی سات سو نو روپے کی ہوئی ہے جس میں ۱۸۰/- روپے لجنہ اماء اللہ کسمو مشرقی افریقہ کی طرف سے ہیں گویا ۲۲ر مارچ تک مسجد ڈنمارک کے لئے کل وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ چودہ ہزار ایک سو چوراسی روپے اور کل وصولی دو لاکھ انتالیس ہزار آٹھ سو پانچ روپے کی ہوئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

گزشتہ ایام کی وصولی اور وعدہ جات کو دیکھتے ہوئے اس ہفتہ کے وعدہ جات اور وصولی کم رہی ہے میں امید کرتی ہوں کہ لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران آئندہ ہفتوں میں نہ صرف اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی بلکہ چندہ کے وعدہ جات اور وصولی کی رفتار تیز تر کر دیں گی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسجد کی بنیاد اگلے ماہ ان شاء اللہ رکھی جا رہی ہے اور مسجد کی تعمیر کا اندازہ سوا تین لاکھ روپے ہے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنا مالی سال ختم ہونے سے قبل اس مسجد کے لئے چندہ پورا کر لیں۔ مسجد ڈنمارک کے لئے ہماری بہنوں نے اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے بے نظیر قربانی کی ہے لیکن فہرستیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت بڑی تعداد ایسی عورتوں کی رہتی ہے جنہوں نے اس چندہ میں شمولیت نہیں کی۔

اس لئے میں عہدہ داران لجنہ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں میں اس بات کا جائزہ لیں کہ کوئی بہن اس تحریک میں شمولیت کی سعادت سے محروم تو نہیں رہ گئی۔ نیز جو وعدہ جات لئے جا چکے ہیں ان کی جلد از جلد وصولی کی کوشش کریں۔ تا یہ مسجد جو حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں تعمیر کروائی جا رہی ہے مکمل ہو اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی مہم میں بڑھ چڑھ کر زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہماری سب سے بڑی عید؟

عید الاضحیٰ قریب آ گئی ہے۔ چھوٹے بڑے سب اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ لیکن ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں تبلیغِ اسلام کی لگن لگی ہوئی تھی اس موقعہ پر کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ ذرا سنئے۔ فرمایا:-

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی"

اس موخر الذکر "سب سے بڑی عید" کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین جماعت نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ وہ سب اپنی عید منانے سے پہلے اشاعت اسلام کے مالی جہاد میں نقد حصہ لے کر "سب سے بڑی عید" کے سامان بھی پیدا کر لیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میرے بھائی مکرم سید منیر احمد خلیل ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم۔ جو آج کل مسقط میں ہیں وہاں سے حج کے لئے حجاز روانہ ہوئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کا حج قبول فرمائے اور ان کے لئے اور ان کے اقرباء کے لئے اسے بابرکت بنائے۔ آمین

(سید شاہ میر احمد اشرف ربوہ)

5046
70/72-A

۵۲۵